© rasailojaraid.com

قیصر مصطفیٰ قیصر

جہاں سے ہائے وہ شعلہ نوا خطیب گیا

فدا تھے اہلِ چمن جس پہ وہ خطیب گیا
جو نالہ زن تھا شبِ غم وہ عندلیب گیا

زمانہ کہتا تھا جس کو معالجِ ملت
وہ قوم کے دلِ پردرد کا طبیب گیا

چراغِ عشقِ محمد کی لو لگی تھی جسے
ارم کا ملتے ہی پروانہ خوش نصیب گیا

زبس حبیبِ خدا پر تھا وہ ازل سے فدا
بشوقِ دید سوئے محفل حبیب گیا

سخن طراز جسے جانتے تھے اپنا رقیب
وہ کہہ کے روتے ہیں اب ہائے وہ رقیب گیا

یہ غل محافظِ نو ملت کی مرگ پر ہے بپا
جگر پہ داغِ الم لے کے غم نصیب گیا

وہ کہتا تھا کہ اگر پیش داور محشر
ہلے گا عرش جو روتا ہوا غریب گیا

جو دم میں کرتا تھا مردہ دلوں کو گرم عمل
جہاں سے ہائے وہ شعلہ نوا خطیب گیا

فرنگی جس کی صداؤں سے کانپ اٹھتا تھا
وہ دین پاک کا سر آفریں نقیب گیا

وہ دور جوش پہ تھا جس میں ذوق دار و رسن
پلک جھپکتے ہی کیا دور وہ عجیب گیا

نہیں ہے شعر و ادب میں مزا کہ محفل سے
سخن شناس گیا، شاعر و ادیب گیا

وہ راہِ قربِ نبی جو تھی زندگی میں بعید
ہوئی جو قطع تو محبوب کے قریب گیا

ستارے عرش سے قیصر جو توڑ لاتا تھا
ارم کو آج وہ واعظ گیا خطیب گیا

© rasailojaraid.com